دوسرے مسیحیوں کے ساتھ مل کر کام شروع کیا۔ ان لوگوں کی کوششوں سے نہ صرف "عمانویل چرچ" قائم ہو گیا ہے، بلکہ بائبل انسٹی ٹیوٹ، ایک تعلیمی پروجیکٹ، لائبریری اور مسیحیوں کے لیے ایک سنٹر بھی وجود میں آگئے ہیں۔

"عمانویل چرچ" ایک تین منزلہ عمارت کا حصہ ہے جس میں ایک بیکری کام کرے گی جس سے چرچ کے لیے مالی وسائل فراہم ہوں گے۔ اس وقت البانیہ میں کوئی دستور نہیں، کسی حد تک خانہ جنگی کی کیفیت ہے، اور بے روزگاری پریشان کن ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ۷۰ فیصد سے زیادہ آبادی بے روزگاری کا شکار ہے۔ ۳۵ لاکھ آبادی کے ملک میں آٹھ ہزار پروٹسٹنٹ آبادی ہے۔

## ریاست ہائے متحدہ امریکہ : مذہبی آزادی کے تحفظ کے مجوزہ قانون کی منظوری کے لیے دباؤ

[امریکی کانگرس میں مذہبی آزادی کے تحفظ کے مجوزہ قانون کی منظوری کے لیے ایونجلیکل مسیحی مہم چلائے ہوئے ہیں۔ اجتماعات، ذاتی ملاقاتوں اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے ان کا نقطہ نظر سامنے آتا رہتا ہے۔ "کرسچنٹی ٹوڈے" نے ۱۸ مئی ۱۹۹۸ء کی اشاعت میں ماری کیگ نی کا ایک مضمون شائع کیا ہے، اس کے ساتھ شائع شدہ تصاویر میں سے ایک میں یہ دکھایا گیا ہے کہ "بنگلہ دیش کے ایک دینی مدرسے میں بچوں کو قرآن مجید یاد نہ کرنے پر زنجیروں میں باندھا گیا ہے۔" دوسری تصویر میں بیٹھا ہوا ایک افریقی نوجوان دکھایا گیا ہے جس کا پیٹ زخمی ہے۔ تصویر کے ساتھ لکھا گیا ہے: "مسلمان سپاہیوں نے ایک سوڈانی [کے جسم] پر لکڑی جلائی جس نے اپنا مذہب چھوڑ دینے سے انکار کر دیا تھا۔" مضمون کے ایک حصے کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے جس سے ایونجلیکل مصنف پال مارشل کے خیالات معلوم ہوتے ہیں۔ مدیر]

مذہب کی بنیاد پر ایذارسانی کے خلاف جدوجہد کرنے والوں کا کہنا ہے کہ ایونجلیکل مسیحیوں کو مذہبی آزادی کے تحفظ کی خاطر امریکی حکومت پر دباؤ بڑھانے کے لیے زیادہ جارحیت سے کام کرنا چاہیے۔ Their Blood Cries out (ان کا لہو پکار اٹھا) کے مصنف پال مارشل نے کہا ہے کہ "ہم نے بہت طویل عرصے تک خاموشی اختیار کیے رکھی ہے۔"

مارچ ۱۹۹۸ء میں کولمبیا (جنوبی کیرولینا) میں "مذہب کی بنیاد پر ایذارسانی" پر پہلی بین الاقوامی کانفرنس میں چرچ رہنما، اہل علم اور پبلک پالیسی کے ماہرین جمع ہوئے تھے تاکہ امریکی

مسیحیوں کے ذہن میں مصیبت میں مبتلا چرچ کی صورتِ حال کو تازہ رکھنے کے لیے حکمتِ عملی وضع کی جائے۔

بعض متخصص سمجھتے ہیں کہ نائجیریا میں، اگر مسیحی الگ تھلگ کھڑے رہے تو کیا کچھ وقوع پذیر ہو سکتا ہے! نائجیریا کی دس کروڑ ستر لاکھ کی آبادی میں مسلمانوں کو اور نہ مسیحیوں ہی کو اکثریت حاصل ہے، لیکن مسلمانوں کو حکومت اور فوج پر کنٹرول حاصل ہے، اس طرح انھیں اسلامی قانون نافذ کرنے کی طاقت حاصل ہے جس سے تمام غیر مسلموں کے خلاف امتیازی سلوک ہوتا ہے۔ کولمبیا انٹر نیشنل یونیورسٹی میں ڈاکٹریت کے ایک نائجیرین طالب علم جرمیا گادا کہتے ہیں کہ "کچھ عرصہ، مسیحیوں نے قومی معاملات میں حصہ لینے سے انکار کیے رکھا، اب وہ اپنے وجود کو منوانے کی کوشش کر رہے ہیں۔"

مصیبت زدہ لوگوں کی افسوس ناک صورتِ حال کے بارے میں ایونجلیکل مسیحیوں میں بڑھتی ہوئی بیداری کے باوجود، مارشل کی رائے میں، زیادہ تر مسیحی لا تعلق ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ سال صرف ایک سو مذہبی رہنماؤں نے کانفرنس میں شرکت کی تھی۔ مارشل کی تجویز ہے کہ مسیحی گروپوں کو بیانات جاری کرنا چاہئیں، اپنے ارکان کو آگاہ کرنا چاہیے، سیاسی رہنماؤں کے ساتھ بات چیت میں مصیبت زدہ لوگوں کا مسئلہ اٹھانا چاہیے، اور دوسرے ممالک میں مسیحیوں سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

ٹورنٹو میں قائم "ادارہ برائے مطالعہ مسیحیت" سے وابستہ مارشل کی رائے میں "یہ بات بہت زیادہ اہم ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ایونجلیکل برادری سیاسی دباؤ ڈالے۔" اگر وفاقی حکام پر سیاسی دباؤ نہ رہا تو "مذہب کی بنیاد پر ایذا رسانی کے مسئلہ پر توجہ قائم نہ رہے گی۔"

---

ولف اسپیکٹر کے پیش کردہ مسودہ قانون جو کانگرس کے سامنے ہے، میں جس طرح سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کو پابند کیا گیا ہے کہ ایذا رسانی پر ہر سال رپورٹ تیار کی جائے، پال مارشل اس کے حق میں ہیں۔ "جب تک صحیح صحیح اور فوری رپورٹنگ اور ان مسائل پر غور و فکر کا کوئی طریقہ کار طے نہیں ہو جاتا، اس وقت تک ۹۸-۱۹۹۷ء کی مہم بے سود ہو گی۔" جنوبی کیرولینا سے کانگرس کے نمائندے باب انگلس کی رائے میں کانگرس کے نمائندگان کی بین الاقوامی حیثیت ہے۔ "دُنیا کے دوسرے خطوں کے لوگ اس بارے میں حساس ہیں کہ اُن کے بارے میں ارکان کانگرس کیا سوچتے ہیں۔"

تاہم مسیحیوں کو بہت جگہوں پر مصائب و ایذا کا سامنا ہے۔ پال مارشل کے مطابق بیس کروڑ